KHANQAH
Ashrafia Akhtaria
Bahawalnagar

عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اور اُس کے تقاضے

سلسلہ مواعظ حسنہ
نمبر 21

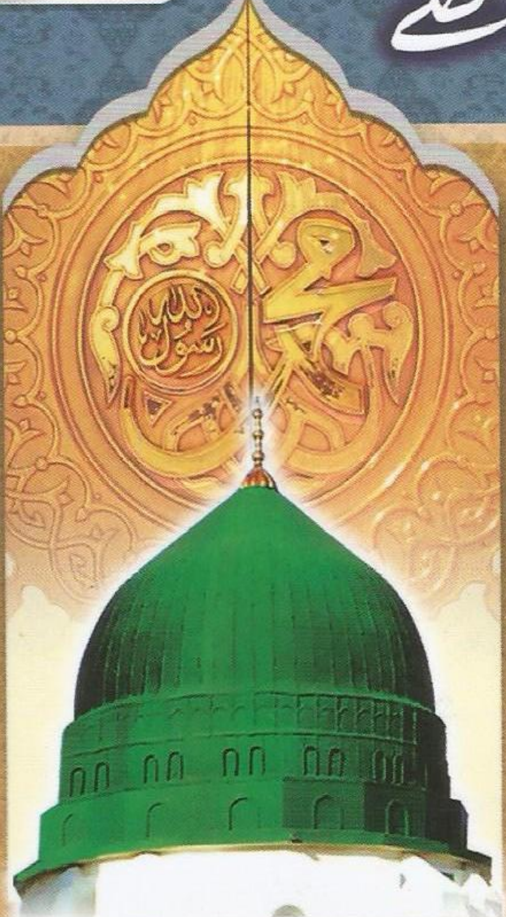

عارف باللہ شیخ الحدیث

حضرت مولانا الشاہ جلیل احمد اخون صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز بیعت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
خانقاہ اشرفیہ اختریہ جامع العلوم عیدگاہ، بہاول نگر
063-2272378

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اور

اس کے تقاضے

ضابطہ

نام کتاب:	عشق رسول ﷺ اور اس کے تقاضے
بیان:	عارف باللہ شیخ الحدیث حضرت مولانا الشاہ جلیل احمد اخون دامت برکاتہم خلیفہ مجاز بیعت عارف باللہ حضرت مولانا الشاہ حکیم محمد اختر صاحبؒ
بمقام:	جامع مسجد عمر جامع العلوم عیدگاہ بہاول نگر
تاریخ وعظ:	۱۲ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ بمطابق 12 دسمبر 2016ء بروز پیر بعد از نماز عشاء
کمپوزنگ	محمد عدنان صدیقی / مولوی رضا علی
اشاعت اول	جمادی الاول ۱۴۳۸ھ / فروری ۲۰۱۷ء
ناشر	خانقاہ اشرفیہ اختریہ جامع العلوم عیدگاہ بہاول نگر

ملنے کا پتہ

خانقاہ اشرفیہ اختریہ جامع العلوم عیدگاہ بہاول نگر	063-2272378
مکتبہ حکیم الامت شمالی گیٹ جامع العلوم عیدگاہ بہاول نگر	0321-7560630
خانقاہ اختریہ جلیلیہ E.48 بلاک B نارتھ ناظم آباد کراچی	0334-3656070
خانقاہ دار اصلاح لندن	
خانقاہ دار الاصلاح آسٹریلیا	

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عارف باللہ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا الشاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر ہمارے حضرت والا شیخ الحدیث مولانا شاہ جلیل احمد اخون صاحب دامت برکاتہم نے عشاء کے بعد پیر کا بیان شروع فرمایا تھا اور حضرت حکیم صاحبؒ نے فرمایا تھا دوکان کھولنا تمہارا کام ہے اور گاہک اللہ تعالیٰ بھیجیں گے۔ الحمدللہ اس میں بڑی برکت ہوئی اور مخلوق خدا کو اس مجلس کا بہت ہی فائدہ ہوا اور دن بدن مجمع بڑھتا گیا عام پیر کو بھی سینکڑوں کی تعداد میں مردوخواتین ہوتے ہیں اور اگر کوئی خاص موقعہ آجائے تو مجمع ہزاروں سے متجاوز ہو جاتا ہے۔

اس سال بھی ۱۲ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ کا خاص دن پیر کو تھا سرِ شام مسجد عمر جامع العلوم عیدگاہ بہاول نگر میں لوگوں کی آمد شروع ہوگئی تھی اِدھر سردی شدید تھی اور اُدھر عشاق کا شوق دیدنی تھا مسجد کا ہال نماز کے ساتھ ہی بھر گیا تھا اور شدید سردی میں لوگ برآمدہ اور صحن میں بیٹھے تھے دھند بھی برابر پڑ رہی تھی لیکن ہر ایک ہمہ تن گوش تھا مردوخواتین کی تعداد 6 ہزار کے لگ بھگ تھی۔

حضرت والا دامت برکاتہم نے بڑے معتدلانہ اور دلنشین انداز میں سیرت رسول اللہ ﷺ پر روشنی ڈالی تھی جس سے بے پناہ نفع ہوا۔ احباب کے اصرار پر ریکارڈنگ سے نقل کر کے حوالہ قرطاس کیا جاتا ہے اور حضرت والا دامت برکاتہم کی نظر ثانی کے بعد شائع کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ شرف قبولیت بخشے۔ آمین

یکے از خدام حضرت والا دامت برکاتہم

جمادی الاول ۱۴۳۸ھ

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
7	مومن کا دل
8	کمزور ایمان کی مثال
9	ناقص عشق اور کامل عشق
10	کائنات میں وزنی چیز
11	حضرت زید بن دثنہؓ اور حضرت خبیبؓ کا واقعہ
12	عشق اور عذر تراشیاں
13	شامی عاشق کا قصہ
14	انداز عشق
14	رسول اللہ ﷺ کے قریب زمانے کی قیمت
15	امامت کی مثال
15	قصہ شامی عاشق کا
16	حضرت حنظلہؓ
17	مدینہ کی نسبت
18	حضرت بلالؓ کی قیمت
19	خلق پس دیوانہ دیوانہ بکار
19	ایک اللہ والے کا فرمان
20	حضرت والد صاحبؒ کا انداز تربیت
20	کمال عشق کے حصول کا طریقہ

21	عاشق غلام کا قصہ
22	صحابیؓ کا واقعہ
22	یہ کیسا عشق
23	اپنی مرضی کا عشق
23	لطیفہ
24	ندامت شیوہ عاشق
24	صحابیؓ کا ادب عشق
25	عشق کی زبان
25	عشق پابندی دستور
26	صحابہؓ محبوب کی رضا کے متلاشی
27	سنت اور بدعت کا عجیب فرق
28	کیا حرج میں حرج
28	صحابہؓ کی شان! مان کر چلنا
30	دو باتیں

کیا اثر تھا رسالت کی شاں میں

نور سنت ہے کون و مکاں میں
کیا تجلی تھی تیرے بیاں میں
عبد و سلطاں کھڑے ایک صف میں
کیا اثر تھا رسالت کی شاں میں
فرق کالے و گورے کا تو نے
کس طرح سے مٹایا جہاں میں
یہ تھا تیری غلامی کا صدقہ
شانِ سلطانیت شترباں میں
جس نے کانٹے بچھائے تھے دیکھا
گل بداماں ترے بوستاں میں
جو چلا تیرے نقش قدم پر
کامراں ہے وہ دونوں جہاں میں
ہو قمر جیسے انجم میں روشن
آپ تھے محفلِ اختراں میں
آپ کی شان بے انتہا کو
کس طرح لائے اختؔر بیاں میں

(دیوان اختؔر)

بسم الله الرحمن الرحيم

لقد جائكم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عنتم
حريص عليكم بالمؤمنين رؤف رحيم
وقال تعالىٰ فى مقام آخر
لقد كان لكم فى رسول الله اسوة حسنة لمن كان
يرجوالله واليوم الاخر وذكرالله كثيرا
اوقال النبى صلى الله عليه وسلم
لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من والده
وولده والناس اجمعين
وقال النبى صلى الله عليه وسلم
لا يؤمن احدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت به
او كما قال عليه الصلوٰة والسلام
صدق الله وصدق رسوله النبى الكريم

محمد کے جلوے کہاں پر نہیں ہیں
دو عالم میں چاہے جدھر دیکھ لیجیے
نبی کی نظر کا اثر دیکھ لیجیے
جو پتھر تھے ان کو گوہر دیکھ لیجیے

میرے محترم بزرگو اور دوستو!

مومن کا دل

آج چونکہ خاص موقعہ ہے اور اسی موقعہ کی نسبت سے پیغمبر علیہ السلام کی محبت میں آج ہم سب یہاں جمع ہیں یہی ہمارا سرمایہ ہے جس قلب میں پیغمبر علیہ السلام کا

عشق ومحبت نہیں ہے وہ قبرستان ہے وہ مومن کا دل نہیں ہے منافق کا دل ہے مومن کے دل کی آبادی ہی اللہ ورسول ﷺ کی محبت سے ہے۔ دیکھئے ہر چیز کی آبادی الگ الگ چیزوں سے ہوتی ہے کھیت کی آبادی کھیتی کے ساتھ ہے مکان کی آبادی رہائش کے ساتھ ہے مسجد کی آبادی نماز کے ساتھ ہے خانہ کعبہ کی آبادی طواف ونماز کے ساتھ ہے ہر جگہ کی آبادی کے لیے اللہ تعالیٰ نے الگ نظام رکھا ہے مومن کے دل کی آبادی اللہ ورسول ﷺ کی محبت کے ساتھ ہے ورنہ وہ دل آباد نہیں ہے چاہے وہ اپنے آپ کو کتنا آباد سمجھے۔ اس کا دل آباد نہیں جس کے دل میں مولا نہیں جس کے دل میں مولا کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں۔

یہ ہی دو چیزوں کے لیے تو اللہ تعالیٰ نے دل بنایا ہے یہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے رسول اللہ ﷺ کی محبت کے لیے دل دیا ہے کہ اس میں میری اور میرے پیغمبر ﷺ کی محبت کو ڈالو اس لیے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا بخاری کی حدیث ہے **لا یؤمن احدکم** تم میں کوئی کامل ایمان والا نہیں ہوسکتا اس کا ایمان کامل نہیں ہوسکتا **حتی اکون احب الیه** جب تک کہ میری ذات رسول اللہ ﷺ کی ذات تجھے سب سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے تیری اولاد سے بھی تیرے والدین سے بھی پوری دنیا کے لوگوں سے بھی جب تک اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کی ذات تجھے پورے عالم سے زیادہ محبوب نہیں ہو جائے گی اس وقت تک تیرا ایمان کامل نہیں ہوسکتا۔

کمزور ایمان کی مثال

اگر عشق ومحبت درجہ کمال میں نہیں تو **لا یؤمن** ایمان تو ہے لیکن اس پر **لا** بھی لگ سکتا ہے آدمی کمزور ہو جائے بیمار ہو جائے لاغر ہو جائے کیا کہتے ہیں اس کو زندہ لاش ہے زندہ تو ہے لیکن اس کے ساتھ لفظ لاش بھی لگاتے ہیں۔ یاد رکھو جس قلب میں پیغمبر علیہ السلام کا عشق نہیں ہے اس کے ایمان پر بھی لفظ لا لگ سکتا ہے **لا یؤمن** ایمان ہے

لیکن ناقص ہے کمزور ہے چراغ سحری ہے کسی وقت بھی بجھ سکتا ہے پیغمبر علیہ السلام کی محبت کامل طور پر تمہارے دل میں آجائے گی تو پھر یہ لا ہٹ جائے گا یہ ایسا کمال ایمان ہے کہ پوری دنیا کی گمراہی کی ہوائیں چل جائیں لیکن عاشق کے دل سے رسول اللہ ﷺ کی محبت کبھی نہیں نکل سکتی۔

لا یؤمن مومن نہیں ہے کلمہ تو پڑھا ہے مومن تو ہے لیکن وہ ایسا ایمان نہیں ہے جس کی خدا کے دربار میں رسول اللہ ﷺ کی نگاہ میں قیمت ہو۔

ناقص عشق اور کامل عشق

لا یؤمن سمجھو ایمان ہی نہیں، کمزور ہے ناقص ہے اس راستے میں ناقص عشق نہیں چلتا دنیا میں چل جاتا ہے کہ کچھ اس سے بھی محبت ہے کچھ اس سے کرلو نہیں یہاں کامل عشق سے کام چلے گا یہاں ناقص نہیں چلے گا یہاں پورا دل دینا پڑے گا جب پورا دل اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ کی محبت میں مبتلا ہو جائے گا فرشتے بھی تمہارے ایمان پر رشک کریں گے کہ یہ بن دیکھے کیسے عاشق ہیں اسی کمال ایمان کی وجہ سے کہ جب اللہ تعالیٰ کی ذات رسول اللہ ﷺ کی ذات اس قدر مومن کو محبوب ہو جاتی ہے کہ اس کے قلب کے اوپر چھا جاتی ہے اس وقت جدھر نگاہ اٹھاتا ہے پیغمبر علیہ السلام کی محبتیں اور شفقتیں اس کو نظر آتی ہیں آپ ﷺ کے احسانات نظر آتے ہیں جب اس مقام پر ایمان چلا جاتا ہے تو پھر رسول اللہ ﷺ کی وہ حدیث صادق آتی ہے جو آپ نے صحابہؓ کے درمیان فرمایا متیٰ القیٰ احبابی میں اپنے پیاروں کو کب ملوں گا؟ صحابہ نے عرض کیا السنا من احبابک یا رسول اللہ؟ کیا ہم آپ ﷺ کے احباب اور پیارے نہیں ہیں؟ فرمایا کہ انتم اصحابی تم تو میرے صحابہ ہو اصھاری' تمہارے ساتھ تو میری سسرالی رشتہ داریاں ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضرت وہ کون لوگ ہیں جن کو آپ یاد کر رہے ہیں کہ میں کب ان کو ملوں گا فرمایا وہ لوگ ہیں جو

تمہارے بعد آئیں گے جنہوں نے مجھے دیکھا نہیں ہوگا لیکن ان کی تمنا ہوگی جان جائے مال جائے کنبہ جائے رسول اللہ ﷺ کا رُخ انور ایک نگاہ کو دیکھ لیں ان کی تمنا یہ ہوگی مجھے بھی ان سے ملنے کا اشتیاق ہے۔

یہ میں اور آپ لوگ ہیں۔ میں اور آپ ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنے احباب کو کب ملوں گا لیکن یہ کب ہوگا؟ جب کمال عشق ہوگا ۔

میرا کمال عشق بس اتنا ہے اے جگر

جگر مراد آبادی نے ایک بڑی نکتے کی بات کی ہے بڑا اللہ والا شاعر ہے شروع حالت اور تھی آخری حالت اور تھی۔ جن کو معلومات ہیں ان کے علم میں ہونا چاہیے کہ بعد میں شراب بھی چھوڑ دی تھی داڑھی بھی رکھ لی تھی دنیا سے گئے تو ایک متبع سنت انسان بن کے گئے دیکھ کے نظر آتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا عاشق ہے۔ کہا ۔

میرا کمال عشق بس اتنا ہے اے جگر
وہ مجھ پے چھا گئے میں زمانے پے چھا گیا

یعنی زمانے پر اگر تم چھانا چاہتے ہو تو جس دن اللہ و رسول ﷺ کا عشق تمہارے قلب و جاں پر چھا گیا تو تم زمانے پر چھا جاؤ گے چونکہ ہمارا عشق ناقص ہے لہٰذا اس کی کوئی قیمت نہیں ہے آج مومن جو بے قیمت ہے اس لیے بے قیمت ہے کیونکہ اس کے اندر وزن نہیں ہے۔

کائنات میں وزنی چیز

کائنات میں سب سے وزنی چیز اللہ رسول ﷺ کی محبت ہے جب اللہ رسول ﷺ کا کمال عشق آجاتا ہے تو یہ مومن اتنا بھاری ہو جاتا ہے تو اس کو اپنی جگہ سے ہلانا کسی کے بس میں نہیں ہے۔ حضرات صحابہ کرامؓ کو یہی تو کمال حاصل تھا تب ہی تو ان کو ہلا نہ سکے، نہ پیسے سے نہ ڈر سے نہ مرتبوں سے نہ عہدوں سے، قربانیاں دے دیں کھولتے

کڑاہوں میں گر گئے، آریوں سے چیر دیا گیا سولیوں پر لٹکا دیا گیا۔

حضرت زید بن دثنہؓ اور حضرت خبیبؓ کا واقعہ

زید بن دثنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب پھانسی دی جارہی تھی، دو صحابہ اکٹھے گرفتار ہوئے تھے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ اور زید بن دثہر ضی اللہ عنہ۔ خبیبؓ کو شہید کرنے سے پہلے کفار نے پوچھا تھا خبیبؓ تیری آخری تمنا کیا ہے حالانکہ خبیبؓ کے بچے بھی تھے مدینہ شریف میں اور مکہ میں ان کو شہید کیا جا رہا تھا ابھی مکہ فتح نہیں ہوا تھا کمال عشق دیکھئے عین اس وقت جب کہ تلوار مارنے والے کے ہاتھ میں چمک رہی تھی تھوڑی دیر کے بعد گردن الگ ہونے والی تھی انہوں نے پوچھا تیری کوئی تمنا کہا ہاں تمنا ہے انہوں نے سمجھا کہ بچوں کے نام کوئی پیغام دے گا بیوی کے نام کوئی پیغام دے گا کوئی وصیت کرے گا کہا گیا کیا تمنا ہے؟ دُعُونِی اُصلّی کہا مجھے دو رکعت نماز پڑھنے دیں یہ کمال عشق ہے کیسی نماز ہوگی وہ جس کے بعد پتا ہے کہ یہ زندگی کی میری آخری نماز ہے۔ کیسی نماز ہوگی کیسے خدا کے حضور میں ہوں گے کہ اللہ ابھی یہ مٹی کا سر تو تیرے قدموں میں رکھ رہا ہوں کچھ دیر کے بعد یہ سر تن سے جدا ہو کر میری روح تیری خدمت میں حاضر ہونے والی ہے پھر دو رکعت پڑھی تو جلدی جلدی پڑھ لی کفار نے کہا خبیبؓ تو جب قید میں تھا تو لمبی نمازیں پڑھتا تھا آج تو نے چھوٹی نماز پڑھی۔ آج تو یہ تیری آخری نماز تھی چھوٹی کیوں پڑھی۔ کہا ہاں میں نماز والوں کو بدنام نہیں کرنا چاہتا کہ کوئی کافر اٹھ کر یہ کہہ دے کہ جب شہید ہونے کا ٹائم آتا ہے کسی مسلمان کا تو نماز کا بہانہ لے کر جان بچانے کی کوشش کرتا ہے میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ ہم موت کے عاشق ہیں۔

اس لیے پیغمبر علیہ السلام نے نصیحت فرمائی صلّ کصلوۃ مودعٍ ایسے نماز پڑھا کر جیسے تیری زندگی کی آخری نماز ہو۔

دوسرے عاشق کی باری آئی زید بن دشنہؓ کی ان کو پھانسی دی گئی خبیبؓ تلوار سے شہید کیے گئے اور یہ پھانسی دیے گئے تختے پر کھڑا کر دیا گیا گلے میں ان کے رسی ڈال دی گئی پھانسی کے لیے بس کھینچنے کی دیر ہے کافر آیا اس نے کہا زیدؓ آج جس کی وجہ سے تو پھانسی لگ رہا ہے تیرے دل کو یہ بات تو آتی ہوگی کہ میں کہاں پھنس گیا آج اگر تیری جگہ نعوذ باللہ ان کو پھانسی دے دی جاتی اور تو اپنے بچوں میں کھیل رہا ہوتا تو یہ اچھا نہ ہوتا حدیث میں آتا ہے کہ زیدؓ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آپ کی گردن کی رگیں پھول گئیں، آپ کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے مٹھی بھینچی، کہا کاش! اس وقت میں آزاد ہوتا تو اس گستاخی پر میں تجھے بتاتا تیری زبان میں گدی سے کھینچ لیتا اس عاشق کو تو یہ بھی پسند نہیں ہے کہ میں مکہ میں پھانسی لگ جاؤں اور میرے محبوب کو مدینہ میں کانٹا بھی چبھ جائے۔

عشق اور عذر تراشیاں

میرے دوستو! ہم عاشق تو ہیں لیکن ناقص ہیں کامل نہیں ہیں کمال عشق چاہیے جب کمال عشق آئے گا تو کسی کی پرواہ نہیں ہوگی۔

اب تو مشورہ دیتے ہیں کہ دنیا بدل گئی ماڈرن ہو گئی۔ ہوتی پھرے ماڈرن، عاشق کو تو بس اپنا محبوب ہی نظر آتا ہے کہتے ہیں مولانا صاحب زمانہ بدل گیا ہے تھوڑی تھوڑی نرمی کرنی چاہیے کیا مطلب ہے بھائی یہ کیسا عاشق ہے عاشق کو تو ہوش ہی نہیں ہے وہ تو عقل والوں کو ان عقل کے ماروں کو کہہ دیتا ہے۔

اے عقل والو اب مجھے ہوش آنے والا نہیں ہے کیوں ہوش آنے والا نہیں ہے اس لیے کہ کوئی تو شراب پی کر بے ہوش ہو جاتا ہے لیکن میں تو شراب کے اندر ڈوبا ہوا ہوں۔ ڈوبے ہوئے کو کیا ہوش آئے گا۔

اب نہ ہوش آئے گا مجھ کو سن لو اے اہل خرد
ہوش میرا غرق ساقی کے پیمانے میں ہے

کہتا ہے۔

چمن کا رنگ تو نے سراسر اے خزاں بدلا
نہ ہم نے شاخ گل چھوڑی نہ ہم نے آشیاں بدلا

یہ مشورے دینے والے تو صحابہؓ کے دور میں بھی موجود تھے بعد کے ادوار میں بھی آئے جو کہتے تھے کہ زمانے کو دیکھ کے چلنا چاہیے زمانہ کیا ہوتا ہے زمانہ تو ہم لے کر چلتے ہیں زمانہ تو ہم بناتے ہیں زمانہ ہم سے بنتا ہے ہم زمانے سے نہیں بنتے مومن وہ ہے کہ زمانے پر چھا جاتا ہے زمانہ اس پر نہیں چھاتا کتنے بادل ہوں سورج کے چہرے کو چھپائیں بالآخر بادلوں کو چھٹنا پڑتا ہے سورج کی روشنی چمک جاتی ہے مومن بھی ایسا ہے ہزار بادل فتنوں کے اس پر چھا جائیں لیکن پھر جب وہ چھٹ جائیں گے تو مومن آب وتاب کے ساتھ چمکے گا۔

شامی عاشق کا قصہ

شام سے ایک آدمی چلتا ہے یہ سن کر کہ پیغمبر علیہ السلام نے حضرت عمرؓ کو التحیات سکھائی ہے التحیات جو کہ معراج کی رات عطا ہوئی یہ پیغمبر علیہ السلام نے بعض صحابہ کرامؓ کو براہ راست سکھائی ہے باقی سب صحابہؓ نے ان سے سیکھی ہے ان میں ایک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ شام کے ایک عاشق کو پتا چلتا ہے کہ حضرت عمرؓ کو التحیات کی دعا پیغمبر علیہ السلام نے براہ راست سکھائی ہے شام تک یہ التحیات کی دعا پہنچتے پہنچتے درمیان میں بہت سے واسطے بن گئے کیونکہ ڈیڑھ ہزار کلومیٹر کا فاصلہ ہے اس زمانے میں وسائل بھی نہیں ہوتے تھے عاشق نے سوچا میں اس سے کیوں نہ سیکھوں جس کو رسول اللہ ﷺ نے سکھائی ہے یہ عشق ہے جو مجبور کر رہا ہے اب وہ شام سے چلا ڈیڑھ ہزار کلومیٹر کا سفر اونٹ کے اوپر طے کر کے آتا ہے آج گاڑی میں بھی طے کرنا مشکل ہے کام کیا ہے کہ التحیات حضرت عمرؓ سے سیکھنی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے

ان کو سکھائی تھی مدینہ شریف پہنچا مسجد نبوی میں حاضر ہوا حضرت عمرؓ کا دربار لگا ہے مسجد نبوی میں آپ مصلے پر تشریف فرما ہیں سلام کیا اس کی حالت دیکھ کر آپ سمجھ گئے کہ یہ مسافر ہے پوچھا کہاں سے آئے ہو؟ کہا دمشق سے آیا ہوں پوچھا کیوں آئے ہو؟ کہا آپ سے التحیات سیکھنی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو سکھائی ہے کیونکہ آپ کو رسول اللہ ﷺ نے خود سکھائی ہے آپ سے سیکھ لوں تاکہ میں بالکل رسول اللہ کے قریب پہنچ جاؤں۔

انداز عشق

ایک نان بائی تھا روٹیاں پکا کر بیچتا تھا جو روٹی باسی ہوتی وہ دو روپے کی اور جو تازہ ہوتی وہ ایک روپے کی کسی نے کہا بہت عجیب ہے بھائی باسی روٹی تو سستی ہونی چاہیے باسی روٹی مہنگی اور تازی سستی کیوں ہے؟ اس نے کہا نہیں یہ مہنگی سستی روٹی کے اعتبار سے نہیں بلکہ جو کل والی روٹی ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے کے قریب ہے جو آج والی ہے وہ ایک دن دور ہے میں اس اعتبار سے قیمت لگاتا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ کے قریب زمانے کی قیمت

اس لیے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا **خیر القرون قرنی** بہترین زمانہ میرا ہے یعنی صحابہؓ کا **ثم الذین یلونھم** پھر تابعین کا، **ثم الذین یلونھم** پھر تبع تابعین کا کیونکہ یہ پیغمبر علیہ السلام کے قریب ہیں یہ سورج کے قریب ہیں اور دنیا میں اصول ہے جو سیارے سورج کے قریب ہیں ان پر کبھی رات نہیں آتی جو دور ہوتا چلا جاتا ہے ان پر کبھی دن آتا ہے اور کبھی رات آتی ہے چنانچہ مریخ پر کبھی رات نہیں آتی کیونکہ سورج کے قریب ہے پلوٹو پر کبھی رات نہیں آتی کیونکہ سورج کے قریب ہے چاند دور ہے کبھی رات آتی ہے کبھی دن زمین دور ہے کبھی رات آتی ہے کبھی دن۔ تو پیغمبر علیہ السلام کے زمانے کے قریب کے جو لوگ ہیں ان کے دل جتنے منور ہیں بعد والوں کے دل میں وہ

نور نہیں ہے لہٰذا آج اس زمانے میں اپنی کوئی تحقیق پیش کرے کوئی قرآن حدیث پر بات کرے جو پہلوں نے نہیں کی تو اس کو رد کر دیا جائے گا کیونکہ اس نور میں رہنے والے جو بات کر سکتے ہیں یہ ظلمت میں رہنے والا کیسے بات کر سکتا ہے۔

اگر یہ نقطہ سمجھ میں آ جائے تو بس ہر قسم کی گمراہی سے میں اور آپ بچ جائیں گے فرمایا **خیر القرون قرنی** بہترین زمانہ میرے صحابہؓ کا ہے کیونکہ میرے سورج کے نیچے ہیں **ثم الذین یلونھم** پھر تابعین کا ہے کیونکہ سورج میں اور ان میں ایک فاصلہ ہے **ثم الذین یلونھم** پھر تبع تابعین کا ہے انہوں نے جو طریقے متعین کر دیے پیغمبر علیہ السلام سے لے کر، پیغمبر علیہ السلام سے دیکھ کر، پیغمبر علیہ السلام کے نور اور روشنی میں آج والا اگر کوئی نئی چیز ان کے مقابلے میں پیش کرے گا ایمان والے کا کام ہے عاشق کا کام ہے کہ وہ نہ لے کیونکہ وہ اگلی صف کے عاشق ہیں ہم پچھلی صف کے عاشق ہیں اول والا جو عاشق ہے بعد والے کو چاہیے کہ اس کے پیچھے چلے۔

امامت کی مثال

آپ مجھے بتائیں کبھی نماز میں تمہیں موقع ملا ہے ناں کہ اگلی صف والے رکوع میں جائیں امام کی آواز نہ آئے سپیکر بند ہو گیا تو آپ اگلی صف والے کو دیکھتے ہو وہ رکوع میں جائے تو رکوع میں جاتے ہو یا نہیں تم کھڑے رہتے ہو کیا کہ امام کی آواز نہیں آئی کہتے ہو جناب وہ امام کے قریب ہے وہ امام کو دیکھ رہے ہیں انہوں نے امام کی آواز سن لی ہے ہمیں آواز نہیں آ رہی پچھلے اگلوں کی اتباع کرتے ہیں اگر اپنی مرضی کریں گے تو نماز نہیں ہو گی اسی طریقے پر صحابہ تابعین تبع تابعین کی اگر اتباع نہیں کی جائے گی تو دین پر نہیں چلا سکے گا۔

قصہ شامی عاشق کا

حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ کیوں آئے ہو؟ کہا حضرت التحیات سیکھنے آیا ہوں کیونکہ

آپ کو رسول اللہ ﷺ نے سکھائی میں آپ سے سیکھنے آیا ہوں فرمایا اچھا اور کوئی کام ہے؟ اس نے کہا کوئی کام نہیں ہے بس یہ التحیات سیکھنے آیا ہوں یہ عاشق ہے جو ڈیڑھ ہزار کلومیٹر کا سفر اونٹ پر طے کر کے آتا ہے کہ میں براہ راست سیکھنا چاہتا ہوں حضرت عمرؓ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے خادم سے کہا اعلان کر دو مدینے والو! مسجد میں اکٹھے ہو جاؤ بازار بند ہو گئے امیر المؤمنین کا حکم آ گیا آپ نے اس سے کہا ممبر پر کھڑے ہو جاؤ پھر لوگوں سے فرمایا یہ وہ شخص ہے جو پیغمبر علیہ السلام کی وہ التحیات جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائی تھی یہ شام سے دمشق سے سیکھنے کے لیے آیا ہے اس کی کوئی اور غرض نہیں ہے میں عمر رسول اللہ ﷺ کا غلام تمہیں کہتا ہوں اگر کسی جنتی کی زیارت کرنی ہو تو اس کی زیارت کر لو۔

حضرت حنظلہؓ

میرے دوست دعویٰ عشق تو آسان ہے لیکن عشق کے تقاضے پورے کرنا آسان نہیں ہے کیسے پتا چلے گا کہ یہ عاشق ہے صحابہ کرام دعویٰ نہیں کرتے تھے لیکن پیغمبر علیہ السلام کے حکم پر **سمعنا و اطعنا** کہتے تھے کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا۔

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں جن کو فرشتوں نے غسل دیا ہے غزوہ احد میں شہید ہوئے میت آسمانوں پر چلی گئی جب واپس آئی تو پانی سے تر تھی شہید کو غسل نہیں دیا جاتا نہ شہید کو کفن دیا جاتا ہے ان ہی کپڑوں میں اسی خون میں دفن کیا جاتا ہے حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن جب دربار الٰہی میں آئے گا تو اس کے جسم سے خون رستا ہوگا اور دربار الٰہی میں خون بہاتا پھرے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے شہیدو! کیا بات ہے تم میرے دربار میں خون بہاتے پھرتے ہو تمہارے زخموں سے خون رس رہا ہے اور تم اپنے ہاتھ میں گردنیں لیے پھرتے ہو کوئی بازو لیے پھرتا ہے کوئی پیٹ پھٹا ہوا لیے پھرتا ہے کہیں گے اللہ! تیرے لیے قربانیاں دی ہیں پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ان

کے خون سے مشک جیسی خوشبو آئے گی اور اللہ تعالیٰ کا وہ مقدس دربار جہاں فرشتوں کو بھی پر مارنے کی اجازت نہیں ہے اس میں وہ خون بہاتے پھریں گے۔

اس لیے شہید کو غسل نہیں دیا جاتا ان ہی کپڑوں میں دفن کیا جاتا ہے لیکن اس صحابیؓ کو غسل دیا گیا فرشتوں نے غسل دیا۔ حضرت حنظلہؓ وہ تھے جن کا دو دن پہلے نکاح ہوا تھا رخصتی ہوئی تھی یہ پہلی رات تھی اس کی اپنی بیوی کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مینار پر چڑھے جہاں سے اذان دیتے تھے **ھلم یا اصحاب رسول اللہ** جلدی کرو رسول اللہ ﷺ نے بلایا ہے فجر سے پہلے کا وقت ہے کیونکہ فوجیں قریب آ چکی تھیں۔ حنظلہؓ کو غسل کی حاجت ہے سوچا میں غسل کر کے چلا جاؤں عشق نے کہا دیر نہ کر عاشقا! دیر نہ کر تو غسل کرتا رہ جائے اور وہاں کوئی واقعہ نہ ہو جائے بیوی سے کہا السلام علیک میں جا رہا ہوں میرے محبوب نے طلب کیا ہے غسل نہیں کیا وضو نہیں کیا میدان میں اتر گئے شہید ہو گئے اس عشق کی اللہ تعالیٰ نے کیسے لاج رکھی کہ فرشتوں سے غسل دلا دیا۔ معمولی بات ہے کیا؟ اگر ذرا دیر کر دیتے آج **غسیل الملائکۃ** نہ کہلاتے ان کی اولاد جو آج تک موجود ہے مدینہ شریف میں فخر سے اپنے ساتھ لکھتے ہیں **ابن غسیل الملائکۃ** ہم **غسیل الملائکۃ** کی اولاد ہوتے ہیں ذرا دیر کر دیتے کہ میں غسل کر کے چلا جاؤں تو دیوان عاشقوں میں ان کا نام نہ لکھا جاتا عاشق ہو اور پھر دیر کرے اور اب عاشق سوچتا ہے کروں یا نہ کروں عشق تو ہے کمال عشق نہیں ہے اگر اتنا بھی نہ ہو تو ایمان ہی نہیں ہے۔

مدینہ کی نسبت

مدینے کی نسبت ہے قیمت میری
وگرنہ حقیقت میں سستے ہیں ہم

ہماری کوئی قیمت نہیں ہے واللہ اگر قیمت ہے تو گنبد خضریٰ والے کے ساتھ تعلق

کی وجہ سے ہے اس قیمتی کے ساتھ لگ کر ہم قیمتی ہیں ورنہ مٹی ہیں مٹی کی کیا قیمت ہے۔ مٹی کی بھی کوئی قیمت ہوتی ہے اس کی کوئی قیمت نہیں ہوتی پاؤں کے نیچے روندتا پھرتا ہے انسان یہ قیمت کم بن گئی کہ مدینے والے سے نسبت ہوگئی۔ بلالؓ کی کیا قیمت تھی مکہ شریف میں معمولی غلام تھے آقا روزانہ گالیاں دیتا اور مارتا پیٹتا گنبد خضریٰ والے کے ساتھ لگا تو گنبد خضریٰ والا خود کہتا ہے اے بلال تو کون سی نیکی کرتا ہے کہ میں جنت میں گیا تو تیرے چلنے کی آواز میں نے اپنے آگے سنی ورنہ بلال کی کیا قیمت تھی۔

حضرت بلالؓ کی قیمت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت بلالؓ کو خرید کر آزاد کیا تو ان کے والد مسلمان نہیں ہوئے تھے ابوقحافہ تو وہ ناراض ہو گئے۔ انہوں نے کہا (کوئی چج دا غلام تے لیناسی، کوئی سوہنا لیندا، جندا مکھڑا سوہنا ہندا، چمڑی سفید ہندی، کام کار دا ہندا، اے تے کالا غلام پتا نہیں کویں دا اے) خوبصورت گوری چمڑی والا خریدتا کیا کالا لے آیا۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا ابا چمڑی نہیں دیکھی میں نے دل دیکھا ہے جس میں ایمان ہے عشق مولیٰ ہے عشق نبی ہے پیغمبر علیہ السلام نے پیغام بھیجا تھا بلالؓ جب تیری پٹائی ہوتی ہے تجھے گرم ریت پر لٹایا جاتا ہے اور گرم پتھر تیرے سینے پر رکھا جاتا ہے ہمیں تکلیف ہوتی ہے کچھ دن کے لیے تو کلمہ چھپا لے حالات اچھے ہو جائیں گے تو کلمہ ظاہر کر دینا تو بلالؓ نے کہا تھا میں عاشق ہوں مجبور محبت ہوں جب مجھے تکلیف پہنچائی جاتی ہے تو محبوب کا نام خود زبان پر آتا ہے میں کیا کروں میں مجبور محبت ہوں۔ عاشق اگر مگر نہیں کرتا اگر مگر عاشق کا کام نہیں ہے۔

کہتا ہے کیا اگر ہے کیا مگر ہے ساری دنیا میرے مگر (پیچھے) ہے۔

مرضی جسے تیری ہر دم پیش نظر ہے
پھراس کی زباں پرنہ اگر ہے نہ مگر ہے

(دیوان اختؒر)

ساری دنیا کو اپنے پیچھے لے کے چلتا ہے آگے امام بن جاتا ہے۔

عشق جس کا امام ہوتا ہے
اس کا اونچا مقام ہوتا ہے

(دیوان اختؒر)

خلق پس دیوانہ دیوانہ بکار

مخلوق دیوانے کے پیچھے ہوتی ہے اور دیوانہ اللہ رسول ﷺ کے پیچھے ان کی تلاش میں ان کے نقش پا کی تلاش میں ہوتا ہے اور لوگ اس دیوانے کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ دیکھتے نہیں دنیا میں جو بھی سچا عاشق گزرا اللہ رسول ﷺ کا مخلوق کو اس کے پاس آنا پڑا اس سے دعائیں کرانی پڑیں بتایئے اگر جنید جمشید پاپ سنگر دنیا سے چلا جاتا آج اس کو کوئی یاد کرتا عاشق بن کے گیا ہے تو عاشقوں کی مجلس میں تذکرہ ہو رہا ہے معمولی بات نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی بڑی قیمت ہے کہ ایمان والے دین والے کسی کا محبت سے ذکر کریں یہ معمولی بات نہیں ہے۔

کتنے لوگ آتے ہیں دنیا سے چلے جاتے ہیں مجھے اور آپ کو خبر ہی نہیں ہم کہتے ہیں ''خس کم جہاں پاک'' اچھا ہوا دنیا اس سے پاک ہوگئی۔

ایک اللہ والے کا فرمان

اس لیے ایک اللہ والے نے کہا اے انسان جب تو دنیا میں آتا ہے تو روتا ہے لوگ مٹھائیاں کھاتے ہیں بچہ روتا ہے تو مٹھائیاں بٹتی ہیں۔ ماشاء اللہ کتنا صحت مند بچہ ہے کتنی زور زور سے رو رہا ہے محلے میں آواز جا رہی ہے۔ تو تو ایسی زندگی بسر کر کہ تو

شاداں وفرحاں اللہ تعالیٰ کے پاس چلا جا اور لوگ روتے رہ جائیں۔

حضرت والد صاحبؒ کا انداز تربیت

مجھے رونے سے یاد آیا ہمارے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب بچے روتے تھے تو والدہ پریشان ہو جاتیں فرماتے نہیں ماشاء اللہ اس کے پھیپھڑے اچھے ہیں بڑی آواز نکالتا ہے اس لیے بڑا ہو کر خوب بولے گا۔

گھر میں برتن ہم توڑ دیتے والدہ غصے ہوتیں دیکھو پیالہ توڑ دیا، گلاس توڑ دیا فورا فرماتے نہیں نہیں ماشاء اللہ کافر کی گردن توڑنے کی مشق کر رہا ہے یہ وہ لوگ تھے جو اللہ ورسول ﷺ کے عاشق تھے اپنے آپ کو ڈھالا ہوا تھا کیسے لے کر چلنا ہے۔ کیسے ان اولادوں کو خدا کا اور رسول کا عشق سکھانا ہے ہمارے دادا پیر حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے نواسوں کو قبرستان لے جاتے آؤ تمہیں جنت کے اسٹیشن لے جاؤں۔ فرماتے یہ قبریں بوگیاں ہیں اس میں جنتی ہیں یہ ساری ٹرین چل رہی ہے یہ جنت پہنچے گی پھر جب کسی جمعہ کو نہ جا سکتے تو چھوٹے چھوٹے نواسے کہتے نانا جان! حضرت کا بیٹا تو جوانی میں فوت ہو گیا تھا حضرت کے نواسے تھے۔ نانا جان! جنت کے اسٹیشن نہیں جانا۔ یہ تربیت ہے۔

حضرت حج سے آتے تو اپنے نواسوں کے لیے کھلونے لے کر آتے بغیر تصویر والے کھلونے۔ فورا چھوٹے چھوٹے نواسے نواسیاں توتلی زبان سے کہتے اللہ میاں ہمارے نانا کو پھر لے جانا فرماتے یہ ہی دعا لینے کے لیے میں ان کے لیے کھلونے لاتا ہوں میں پھر چلا جاتا ہوں میری رجسٹریشن اور میری درخواست یہ بک کرواتے ہیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے ننھے ننھے سے۔

کمال عشق کے حصول کا طریقہ

میرے دوستو کمال عشق چاہیے جب تک کمال عشق پیدا نہیں ہوگا کام نہیں بنے گا

اب کمال عشق کیسے آئے گا۔

تو دوسری روایت میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں **لا یؤمن احدکم** تم میں کوئی مومن نہیں ہوسکتا اس کا ایمان کامل نہیں ہوسکتا **حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ** جب تک اس کی خواہشات میرے لائے ہوئے دین کے تابع نہیں ہوجائیں گی اس وقت تک اس کا ایمان کامل نہیں ہوسکتا۔ اب ان دونوں روایتوں کو ملایئے ایک روایت کہتی ہے کہ جب تک میرا عشق تیرے قلب میں نہیں ہوگا تیرا ایمان کامل نہیں دوسری روایت جب تک کامل اطاعت نہیں ہوگی یہ تیری دل کی خواہشات میرے لائے ہوئے دین کے تابع نہ ہوجائیں گیں تیرا ایمان کامل نہیں ہوگا معلوم ہوا کہ اطاعت سے عشق بڑھتا ہے اور عشق انسان کو مطیع بنادیتا ہے یہ لازم ملزوم ہیں عشق ہے تو محبوب کی مان کے چلے گا اور اگر محبوب کی ماننے لگے گا تو آہستہ آہستہ عاشق ہوجائے گا۔ یہ جوڑ ہے دونوں روائیتوں میں۔ اگر اطاعت نہیں ہے تو کامل عشق نہیں ہے ناقص ہے ورنہ کمال عشق اطاعت پر مجبور کردیتا ہے۔

عاشق غلام کا قصہ

یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ محبوب ایک بات کہے اور عاشق سوچ میں پڑ جائے کہ کروں یا نہ کروں ایک بادشاہ کا ایک عاشق تھا غلام ایک بار بادشاہ باہر نکلا پہاڑی علاقے میں تو بادشاہ نے پہاڑ کی طرف دیکھا تو غلام نے چھلانگ ماری گھوڑے پر بیٹھا گھوڑا دوڑایا سب ایک دوسرے کو کہنیاں مارنے لگے دیکھو پاگل ہے بادشاہ نے کچھ کہا نہیں اور یہ گھوڑا لے کر بھاگ گیا۔

غلام گیا اور برف لے آیا بادشاہ نے کہا ٹھنڈا شربت بناؤ سب پریشان ہوگئے واقعی بادشاہ نے کچھ کہا تو نہیں تھا تو غلام سے بعد میں پوچھا گیا کہ تو نے کیسے سمجھ لیا کہ بادشاہ نے برف منگائی ہے اس نے کہا محبوب نگاہ اٹھائے اور عاشق نہ سمجھے کہ نگاہ کیوں

اٹھائی ہے تو یہ عاشق کیسا ہے۔

صحابیؓ کا واقعہ

پیغمبر علیہ السلام مدینہ سے باہر نکلے ایک صحابیؓ نے دومنزلہ مکان بنایا فصل اچھی آ گئی تھی کھجور کی پیسے آ گئے تھے اس نے کہا میں دومنزلہ مکان بنالوں اس زمانے میں سب کے مکان ایک منزلہ یا جھونپڑیاں تھیں پیغمبر علیہ السلام نے نگاہ اٹھا کر دیکھا پوچھا یہ کس کا مکان ہے؟ کہا گیا یہ فلاں صحابی کا ہے رسول اللہ ﷺ نے آگے کچھ نہیں فرمایا خاموش ہو گئے صحابیؓ کو لوگوں نے بتایا کہ آج تیرے مکان کا رسول اللہ ﷺ نے پوچھا ہے۔ کہا اچھا! جا کر اپنا مکان گرا دیا اور یہ بھی آ کر نہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ میں نے مکان گرا دیا کچھ دن کے بعد رسول اللہ ﷺ باہر گئے آپ نے پوچھا وہ مکان کہاں گیا؟ لوگوں نے کہا آپ نے جو فرمایا تھا کس کا ہے؟ تو صحابیؓ نے جا کر گرا دیا تو آپ ﷺ کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا رسول اللہ ﷺ کی زبان سے دعا جاری ہو گئی یہ عاشق تھے جو نگاہ پیغمبر اور مزاج پیغمبر کا مطلب سمجھتے تھے۔

یہ کیسا عشق

آج ہمیں معلوم ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے پھر بھی کہتے ہیں کیا کریں؟ کیا یہ عاشق ہے اس کا نام عشق ہے، ناچنے کا نام عشق رکھا ہے ڈھول بجانے کا نام عشق ہے، نہیں جان دینے خون دینے اپنی تمناؤں کا خون کرنے اور پورے زمانے کے خلاف رسول اللہ ﷺ کی راہ پر چلنے کا نام عشق ہے اس کا نام عشق نہیں ہے کہ سال میں ایک دن تم جشن منا لو بس کافی ہو گیا نہیں عاشق تو ہر وقت میلاد مناتا ہے اس کا میلاد ہر وقت ہے اس کا ۱۲ ربیع الاول ہر وقت ہے ہر وقت رسول اللہ ﷺ پر فدا ہے میسج کرتے ہیں کہ سارے درود پڑھو تاکہ ۱۲ ربیع الاول تک اتنے لاکھ درود پڑھ لیں یہ کیا عاشق ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کے لیے تو نے لمٹ مقرر کی ہے عاشق ہوتا تو ہر وقت

تیری زبان پر درود ہوتا۔ پیغمبر علیہ السلام سے صحابی نے پوچھا حضرت اگر ایک تہائی وقت میں آپ پر درود پڑھتا رہوں تو کیسا ہے کہا کہ بہت اچھا کہا کہ اگر آدھا وقت درود پڑھوں تو کہا کہ بہت اچھا، کہا اگر پورا وقت درود پڑھوں کہا کہ بہت ہی اچھا پھر تجھے دعا کرنے کی ضرورت نہیں ہے اللہ تیری ضرورت خود پوری فرمائے گا۔

اپنی مرضی کا عشق

اپنی مرضی سے عشق کے راستے متعین کیے ہیں کیا اپنی مرضی سے تم نماز پڑھ سکتے ہو؟ اپنی مرضی سے روزہ رکھ سکتے ہو؟ اپنی مرضی سے حج وعمرہ کر سکتے ہو؟ اپنی مرضی سے طواف شروع کر دو الٹا طواف شروع کر دو یا مسجد کے باہر طواف شروع کر دو اپنی مرضی سے سعی شروع کر دو کہ کسی اور دو پہاڑوں کے درمیان سعی شروع کر دو اپنی مرضی سے تم زکوٰۃ دے سکتے ہو کہ ادھر سے نکال کر دوسری جیب میں ڈال دو تو زکوٰۃ ادا ہو گئی۔

لطیفہ

تین آدمی تھے ان سے کہا گیا تم کیسے زکوٰۃ دیتے ہو ایک نے کہا ہم تو ایسے دیتے ہیں کہ ایک لائن لگا دیتے ہیں اور آسمان کی طرف پھینکتے ہیں جو دائیں طرف گر جائے وہ ہمارا اور جو بائیں طرف گر جائے وہ اللہ کا۔ دوسرے سے کہا تم کیسے کرتے ہو اس نے کہا میں دائرہ لگاتا ہوں آسمان کی طرف پھینکتے ہیں جو دائرے کے اندر آجائے وہ اللہ کا جو باہر ہو وہ میرا۔ تیسرا تو سب سے آگے نکل گیا اس سے کہا تم کیسے دیتے ہو؟ اس نے کہا ہم اوپر پھینکتے ہیں جو اوپر چلا جائے اللہ تعالیٰ کا اور جو نیچے گرے ہمارا۔

میرے دوست اپنی مرضی سے نماز میں تبدیلی نہیں کر سکتے اپنی مرضی سے زکوٰۃ میں تبدیلی نہیں کر سکتے اپنی مرضی سے روزے میں تبدیلی نہیں کر سکتے اپنی مرضی سے حج وعمرہ کے ارکان میں تبدیلی نہیں کر سکتے کیا رسول اللہ ﷺ کی ذات وہ رہ گئی ہے جہاں

عشق میں اپنی مرضی کرتا ہے پھر کہتا ہے میں عاشق ہوں کیسا تو عاشق ہے۔

ندامت شیوہ عاشق

عاشق تو سب کر کے بھی معافی معانگتا ہے کہ حق ادا ہوا کہ نہیں ایک بادشاہ کا عاشق غلام تھا بادشاہ نے کہا دریا میں کود جاؤ تو اس نے کپڑوں سمیت چھلانگ لگا دی پھر کہا باہر نکلو باہر آ گیا کپڑے گیلے ہو گئے بادشاہ نے کہا کپڑے کیوں گیلے کیوں کیے تم نے؟ کہنے لگا معاف کر دیجیے کپڑے گیلے ہو گئے معاف کر دیجیے یہ عاشق ہے۔

صحابیؓ کا ادب عشق

پیغمبر علیہ السلام نے عبداللہ بن عتیکؓ صحابی کو بھیجا کہ ابورافع بن ابوالحقیق یہودی مجھے گالیاں دیتا ہے مجھے اس سے راحت پہنچاؤ انہوں نے رات کو اس کو قتل کر دیا اور اس کے گھر سے اترتے ہوئے گر پڑے اور ٹانگ ٹوٹ گئی ٹانگ پر کپڑا باندھا اور اس کے قلعے سے کچھ فاصلے پر اس کی موت کے اعلان کا انتظار کرنے لگے جب اعلان ہوا تو مدینہ آئے اور مسجد نبوی میں فجر کی نماز میں شریک ہوئے رسول اللہ ﷺ کو پتا چل گیا کہ کام ہو گیا ہے آپ ﷺ کو صحابہؓ نے اطلاع دے دی کہ اس صحابیؓ نے کام کر دیا ہے جو آپ نے ذمہ لگایا تھا پیغمبر علیہ السلام کی نگاہیں فجر کے بعد اس کو تلاش کر رہی ہیں وہ پیچھے چھپ کر بیٹھا ہے اور شکر منا رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک کام مجھ سے اللہ نے لے لیا پیغمبر علیہ السلام کھڑے ہو گئے آپ کی نگاہیں دیکھنے لگیں دیکھا پیچھے بیٹھا ہے تو آپ چل کر گئے محبوب عاشق کے پاس جا رہا ہے یہ ہے کمال عشق کہ محبوب جا رہا ہے وہاں گئے ٹانگ ٹوٹی ہوئی تھی اس نے باندھی ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ اس کے پاس بیٹھ گئے اللہ اکبر کیا منظر ہو گا اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کو شاباش دی اور نگاہیں صحابیؓ کے چہرے پر پڑ رہی تھیں کیا ہوا تیری ٹانگ پر، حضرت ٹوٹ گئی ہے فرمایا آگے کرو کپڑا اُتارو۔ آپ ﷺ نے ہاتھ پھیرا صحابیؓ فرماتے ہیں میں کھڑا ہو گیا مجھے ایسے

لگا کہ میری ٹانگ ٹوٹی ہی نہیں۔

عشق کی زبان

شور مچانے کا نام عشق نہیں ہے عشق تو اندر کی چیز ہے عمل بتا تا ہے عاشق کا کہ یہ عاشق ہے دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ یہ عاشق ہے۔اس کی چال بتا دیتی ہے کہ یہ عاشق ہے اس کی ڈھال بتا دیتی ہے کہ یہ عاشق ہے کہنا نہیں پڑتا شور مچانا نہیں پڑتا دعویٰ کرنا نہیں پڑتا اس کا سراپا خود پتہ دیتا ہے کہ عاشق ہے عشق بے زبان ہوتا ہے ۔

زباں خاموش اور آنکھوں سے ہیں آنسوں رواں
اللہ اللہ عشق کی یہ بے زبانی دیکھئے

(دیوان اخترؒ)

عشق پابندی دستور

بخاری شریف کی اس حدیث کو دیکھیں صحابی رسول آتے ہیں پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں گاؤں دیہات سے، پیغمبر علیہ السلام کے چہرے پر نور کی برسات ہے آپ کے چہرے سے نور پھوٹ رہا ہے آپ کے گال مبارک سے اتنی روشنی نکلتی تھی اماں عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اندھیرے میں ہم سوئی تلاش کر لیتی تھیں بولتے تھے تو منہ سے نور نکلتا تھا ناک کے ارد گرد نور کا ہالہ رہتا تھا اور نگاہوں کے نور کا اثر تو آج تک ہے اس لیے پیغمبر علیہ السلام کو دنیا دکھائی گئی جو جو آپ کی نگاہ سے گزری وہیں وہیں اسلام پہنچ گیا۔آپ ﷺ نے فرمایا بخاری کی حدیث ہے کہ میں نے یہاں سے مسجد نبوی کے محراب سے ہر وہ چیز دیکھ لی جو میں نے نہیں دیکھی تھی جہاں جہاں پیغمبر علیہ السلام کی نگاہ پڑی وہیں وہیں پیغمبر علیہ السلام کا کلمہ پہنچ کر رہے گا جسطرح آپ نے خندق کھودی خندق میں جب آپ نے پتھر کو مارا تو آپ کو عراق کے محل دکھائے گئے پھر شام کے محل دکھائے گئے پھر حبشہ کے محل دکھائے گئے فرمایا مبارک ہو صحابہؓ یہ جگہیں فتح

ہو کر رہیں گیں۔

میرے دوست صحابی آئے آپ ﷺ پر نور کی برسات دیکھی تو ان کے دل میں جذبہ پیدا ہوا کہا اللہ کے نبی ﷺ میرا دل چاہتا ہے آپ کو سجدہ کروں اس نے اپنے دل کا مطالبہ رکھا آپ ﷺ نے فرمایا خبردار اے عاشق رک جا مرضی نہیں چلے گی اگر غیر اللہ کو سجدہ جائز ہوتا تو میں عورتوں سے کہتا کہ اپنے مردوں کو سجدہ کریں لیکن سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہے کسی اور کے لیے نہیں ہے صحابی وہیں رک گئے وہ عاشق کیسا جو محبوب کی مان کر نہ چلے اپنی مرضی کرنے والا کوئی عاشق ہے؟ محبوب کہے ایسے نہ کر عاشق کہے کہ میں تو کروں گا یہ راحت پہنچائے گا یا تکلیف۔

آج رسول اللہ ﷺ کے عشق کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے کیا مدینے والے کو اس سے تکلیف نہیں ہوگی کہ آپ ﷺ تو فرمائیں کہ مجھے اس لیے بھیجا گیا کہ موسیقی کے آلات کو توڑ دوں اور تم رسول اللہ ﷺ کے نام پر موسیقی اور موسیقی کی تھاپ پر ناچتے ہو کیا پیغمبر علیہ السلام مدینہ شریف میں خوش ہوں گے؟ صحابہ تو نگاہوں کے اشاروں پر جانیں دیتے تھے۔

صحابہ ؓ محبوب کی رضا کے متلاشی

آپ ﷺ کیا چاہتے ہیں بس آپ ﷺ کی رضا دیکھتے تھے کہ کیسے خوش ہوں گے آپ کو کیسے خوش رکھا جائے یہی ہر وقت دھن لگی ہوئی ہے کہ آپ ﷺ کیسے خوش ہوں گے کیسے راضی ہوں گے آپ ﷺ نے فرمایا چندہ دو، صحابی گھر جاتے ہیں تلاش کرتے ہیں کوئی چیز نہیں ہے یعنی ان کی جھونپڑی میں نیچے کا بستر بھی نہیں ہے مٹی پر سویا کرتے تھے جسم کو دیکھا تو دوسرا کپڑا بھی نہیں ہے ایک لنگی چادر باندھی ہے دھوتی اوپر کپڑا بھی نہیں ہے کیا دوں سوچنے لگے لیکن آپ ﷺ کو خوش کرنا ہے چندہ دینا ہے سوچنے لگے کیا کروں دماغ میں ترکیب آئی ایک یہودی کے پاس گئے اس کو کہا کہ

تیرے باغ کو میں پانی لگاؤں تو مجھے کیا دے گا؟ اس نے کہا اتنے سیر کھجوریں دوں گا ساری رات کام کرنا ہوگا گوڈی بھی کرنی ہوگی پانی بھی دینا ہوگا چھانٹی بھی کرنی ہوگی رات میں چراغ لے کر صحابی ساری رات اس کے باغ کو پانی لگاتے تھے صبح فجر سے پہلے اس نے کچھ کھجوریں دیں تو سیدھا مسجد نبوی میں لے آئے اللہ کے نبی ﷺ یہ آپ نے رات فرمایا تھا چندے کے لیے میں چندہ لایا ہوں تو کیسے لایا؟ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی نگاہیں پہچان لیتی تھیں **تعرفهم بسيماهم** ۔آپ ﷺ صحابہؓ کے چہرے دیکھ کر سمجھ جاتے تھے کہ یہ فاقے سے ہیں عام آدمی نہیں سمجھ سکتا تھا کیونکہ چہرے پر نور اتنا ہوتا تھا صحابہؓ کے کہ لوگ سمجھتے تھے غنی اور مالدار ہیں **يحسبهم الجاهل اغنياء** لیکن آپ کی نگاہیں جانتی ہیں کہ یہ فاقے سے ہیں پوچھا کیسے لایا ہے؟ کہا حضرت اس طرح ساری رات مزدوری کی ہے آپ خوش ہو گئے فرمایا بخ بخ واہ واہ کھجوریں لے کر مسجد نبوی میں جو ڈھیر لگا تھا اس پر آپ نے پھینک کر کہا کہ تیرے اخلاص کی وجہ سے سب کی قبول ہو جائیں گی۔

سنت اور بدعت کا عجیب فرق

صحابہ رضی اللہ عنہم تو یہ دیکھا کرتے تھے کہ آپ ﷺ کیسے خوش ہوں گے کیسے راضی ہوں گے ہم کیا کام کریں کہ آپ ﷺ خوش ہو جائیں راضی ہو جائیں آج کہتے ہیں کہ ہماری مرضی ہے۔اس لیے میرے شیخ عارف باللہ حضرت مولانا الشاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سنت اور بدعت کی ہمیں سمجھانے کے لیے بڑی عجیب تعریف کی فرمایا سنت اور بدعت کیا ہے؟ محبوب سے محبوب کی مرضی کے مطابق محبت کرنے کا نام سنت ہے اور محبوب سے اپنی مرضی کے مطابق محبت کرنے کا نام بدعت ہے۔

میرا دل چاہتا ہے کہ میں ناچوں میرا دل چاہتا ہے کہ میں گاؤں میرا دل چاہتا

ہے کہ میں ڈھول بجاؤں یہ کیسا عاشق ہے یہ تو اپنے دل اپنی چاہت کا عاشق ہے محبوب کا عاشق نہیں ہے۔

کیا حرج میں حرج

آج لوگ کہتے ہیں اس میں حرج کیا ہیکہتے ہیں ٹھیک ہے صحابہؓ سے یہ بات منقول نہیں ہے لیکن اس میں کوئی حرج ہے۔قرآن مجید نے کہا پیغمبر علیہ السلام کی ذات کے بارے میں **لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة** ہم نے تمہارے لیے پیغمبر کی ذات کو نمونہ بنایا ہے۔اسوۃ کا معنی ہے نمونہ۔اب میں آپ سے پوچھتا ہوں آپ کسی درزی کو نمونہ دیتے ہو یہ میرا جوڑا ہے آپ نے ایسا بنانا ہے وہ دوانچ لمبا کردے تیرا کرتا بڑا کردے دامن بڑا کردے بازو لمبا کردے اور کہے اس میں کیا حرج ہے کم تو نہیں کیا بڑھایا ہی ہے کیا آپ اس کو اجرت دیں گے۔ بلکہ اسکو کہیں گے بے وقوف گھٹانے بڑھانے کی بات کرتا ہے جب میں نے نمونہ تجھے دیا ہے تیرا کام تھا میرے نمونے کے مطابق بنانا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کی ذات کو نمونہ بنا کر بھیجا ہے اس نمونے جیسا نمونہ لے کر نہیں آ ؤ گے تو ہمارے دربار سے مزدوری نہیں ملے گی۔

نمونے کا مطلب ہی یہ ہے کہ کمی بیشی کی کوئی گنجائش نہیں ہے پورا پورا ویسے ہی کرنا ہوگا جیسے رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے جیسی نماز رسول اللہ ﷺ نے پڑھی ویسی ہی پڑھنی ہوگی اپنی مرضی سے کمی بیشی نہیں کر سکتے فجر کی نماز تین رکعات نہیں پڑھ لیتے کہ اس میں کیا حرج ہے کہ ایک رکعت بڑھادی۔

صحابہؓ کی شان! مان کر چلنا

مدینہ شریف میں رہنے والے صحابہؓ،صبح وشام زیارت کرنے والے صحابہؓ، آواز لگتی ہے محبوب کی،صحابہ میرے مدینے سے نکلو میرے دین کو لے کر جاؤ صحابہؓ مُڑ مُڑ

دیکھتے تھے اور روتے تھے مدینہ کو دیکھ کر اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمادیا کہ شاید جب تم آؤ دوبارہ مجھے نہ ملو، کیا حال ہو گا عاشقوں کا مدینہ چھوڑ دیا کیونکہ محبوب کا حکم تھا اگر صحابہؓ وہیں رہتے کیا آج میرے اور آپ کے پاس دین آتا صحابہ کرامؓ نکلے تو دین آیا ہے۔

ایک صحابیؓ نے دیر کر دی فجر میں نکلنے کا حکم دیا جمعہ کا دن تھا آپ ﷺ نے فجر کے فوری بعد بھیج دیا تھا کہ چلے جاؤ۔ اس نے سوچا میں جمعہ پڑھ کر چلا جاؤں گا آپ ﷺ نے جمعہ کا جب خطبہ دیا تو اس کو بیٹھے دیکھ لیا جمعہ کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا تو کیوں نہیں گیا؟ دیر بھی محبت میں کی کہ جمعہ پڑھ کر چلا جاؤں گا یہ نہیں کہ جانا نہیں یہ سوچا کہ میرا گھوڑا تیز رفتار ہے جمعہ پڑھ کے چلا جاؤں گا آپ ﷺ نے فرمایا میرے صحابی پانچ سو سال تو جنت میں پیچھے رہ گیا اپنے دوستوں سے۔

اب میں اس حدیث کے تناظر میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ جانا بھی تھا سوچا جمعہ پڑھ لوں پھر چلا جاؤں گا، میرا گھوڑا تیز رفتار ہے میں پہنچ جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پانچ سو سال تو بعد میں جنت میں جائے گا آج اگر کوئی اپنی مرضی کرے عشق رسول ﷺ میں کیا اس کو کچھ ملنے والا ہے آج ہم نے اپنی مرضی کا نام عشق رکھا ہوا ہے بھائی اپنی مرضی کا نام عشق نہیں ہے عشق وہ ہے جو محبوب کے ہاں معتبر ہو جو وہاں معتبر نہیں ہے وہ عشق نہیں ہے ہم جتنا دعویٰ کرتے رہیں۔

دو باتیں

بس میرے دوستو! دو باتوں کو لازم پکڑ لو ایک تو دل میں کمال عشق پیدا کر وا تنا کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت پر آ جاؤ اور اطاعت کر وایسی کہ دل میں کمال عشق پیدا ہو جائے۔ اندر بنالو ظاہر خود بن جائے گا ظاہر بنالو اندر بن جائے گا یہ دونوں لازم ملزوم ہیں یہ سبق یاد کر لو۔ اندر عشق پیدا کر لو تو خود اطاعت پر آ جاؤ گے یا پھر اطاعت شروع کر دو۔ کرتے کرتے عاشق ہو جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ؎

نقش قدم نبی کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

(دیوان اختر)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

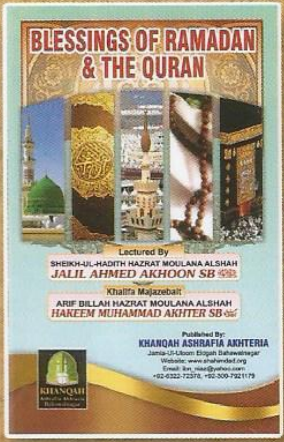

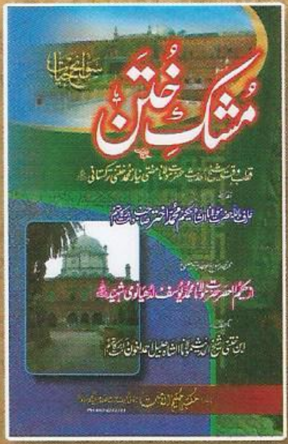

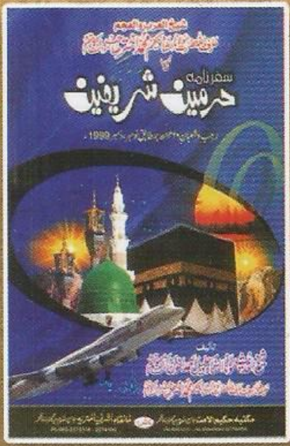

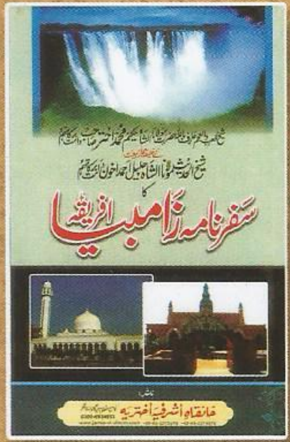

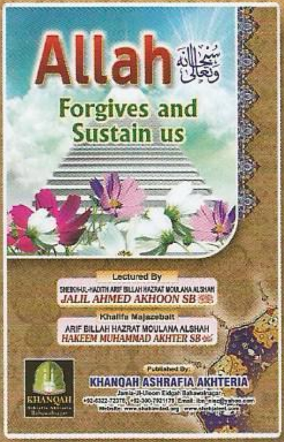

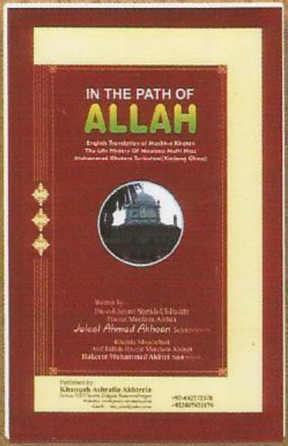

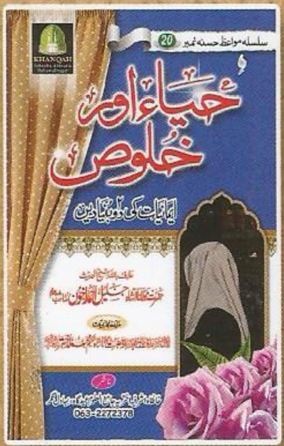

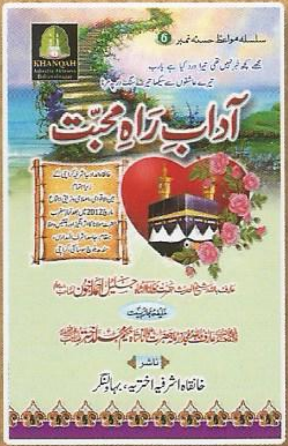

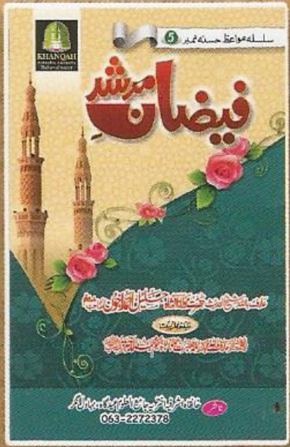

Email: ibn_niaz@yahoo.com - jaleel.ibn.niaz@gmail.com

www.shahjaleel.com